۸ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 152)

ہوائی جہاز میں پہلے سفر کا تجربہ



- کیا نکاح سے پہلے ولیمہ کرسکتے ہیں؟ 09
- مشکلات میں صبر کی عادت کیسے بنائی جائے؟ 11
- پڑوسیوں کا خیال کیسے رکھیں؟ 18
- ریا کاری اور خود پسندی میں فرق 24

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ہوائی جہاز میں پہلے سفر کا تجربہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہوائی جہاز میں پہلے سفر کا تجربہ

سُوال: بعض اوقات بندے کا اِیمان کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کا تجربہ بندے کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ سفر پر بیرونِ ملک جاتا ہے، اِبتداءً اس کی سوچ ہوتی ہے کہ کھانے پینے میں اِحتیاط کروں گا اور بندہ فتوے کے ساتھ ساتھ تقوے پر بھی عمل کر رہا ہوتا ہے، جسے دیکھ کر زبان پر بے ساختہ مَاشَآءَ اللّٰه جاری ہو جاتا ہے کہ یہ شخص بڑا متقی ہے، لیکن آہستہ آہستہ تقوے اور پرہیز گاری میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے اور اس طرح کے جملے سننے کو ملتے ہیں کہ زندگی گزارنے کے لئے یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے، یہ اِرشاد فرمایئے کہ بندہ کس طرح اپنے اِیمان پر مضبوطی کے ساتھ ثابت قدم رہے؟

جواب: 1979ء میں بذریعہ جہاز میری زندگی کا پہلا سفر تھا، میں اکیلا سفر کر رہا تھا اور مجھے کوئی تجربہ بھی نہیں تھا۔ اس سفر میں مجھے اس بات کا پہلا تلخ تجربہ پاکستان کے ہوائی جہاز میں ہوا تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایئر لائن PIA میں مجھے ایئر ہوسٹ نے نماز نہیں پڑھنے دی، وہ مجھے سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کہتا رہا حالانکہ جہاز میں نماز پڑھنے کے لئے بہت

---

1 ..... یہ رِسالہ ۸ رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۴۱ھ بمطابق یکم مئی 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ..... الکامل لابن عدی، من اسمہ عبد الرحمن، ۵/ ۵۰۵۔

www.dawateislami.net

ساری جگہ تھی لیکن وہ مجھے یہی کہتا رہا کہ اپنی سیٹ سے اُٹھ کر نماز پڑھو گے تو ایمرجنسی ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ جہاز میں سب کچھ کریں تو ایمرجنسی نہیں ہوتی اور ایک بندہ نماز پڑھنے کے لئے اُٹھے تو ایمرجنسی ہو جائے گی۔ بہر حال بعض مسافروں نے بھی میری حمایت کرتے ہوئے اسے کہا کہ مولانا کو نماز پڑھنے دو لیکن اس نے کسی کی بات نہیں مانی۔ پھر جیسے ہی وہ آگے پیچھے ہوا تو میں نے سیٹ سے اُٹھ کر خالی جگہ نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو بڑبڑانے لگا مگر میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور نہ ہی نماز توڑی۔ جب میں نماز پڑھ کر اپنی سیٹ پر بیٹھا تو وہ میرے پاس آیا اور جو بولنا تھا بول کر چلا گیا۔ ہوائی جہاز میں سفر کرنے کے حوالے سے یہ میرا پہلا تجربہ تھا مگر اس بات پر میرا دِل مطمئن تھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے نماز پڑھ لی۔

رِشوت نہیں دوں گا

ان دِنوں ہمارے ملک میں شراب پر قانونی پابندی نہیں تھی، مل تو اب بھی جاتی ہے لیکن اب قانونی پابندی ہے یا ڈھیل ہے اس بارے میں مجھے پتا نہیں۔ البتہ ہمارے ملک کے ہوائی جہاز میں شراب پلاتے ہوئے کسی کو دیکھا نہیں۔ پہلے تو PIA کے ہوائی جہاز میں شراب بیچنے کے لئے اس کی ٹرالی نکلتی تھی۔ جب میرے پاس سے وہ شراب کی ٹرالی گزری تو اس آدمی نے شرارت کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ مولانا وسکی لو گے؟ بظاہر اس آدمی کا نام تو مسلمانوں والا تھا مگر انداز مناسب نہیں تھا۔ بہر حال ہم اسے مسلمان ہی کہیں گے کیونکہ اس کا کوئی کُھلا کفر ہمارے سامنے نہیں آیا۔ پھر جب میں ہوائی جہاز سے اُترا تو اس ملک میں کرپشن عام تھی، انہوں نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہمیں پیسے دو تمہارا سامان زیادہ ہے۔ پھر ایک شخص کو میرے پاس بھیجا جس نے ٹوٹی پھوٹی اُردو بولتے ہوئے مجھ سے کہا ہم بھی مسلمان ہیں اور تم بھی مسلمان ہو لیکن سامان بہت لائے ہو اس لئے ہمیں پیسے دینے ہوں گے، اس کے ساتھ والے بھی اپنی مقامی زبان میں کچھ بول رہے تھے۔ یہ مجھے سمجھاتے رہے مگر میں نے رِشوت دینے سے صاف اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی قانونی طور میرے سامان پر جرمانہ بنتا ہے وہ تم لو، میں دوں گا، اس کے لئے بھلے میرا سامان ہی اُلٹ دو۔ میرے خاندان کے جو فرد مجھے لینے آئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ مولانا پھنسا ہوا ہے تو وہ بے چارے مجھے چُھڑانے آگئے اور کہنے لگے مولانا انہیں کچھ دے دو ورنہ یہ نہیں

چھوڑیں گے۔ میں نے کہا: جب میں تمہارے پاس آؤں گا تب تمہیں پتا چلے گا کہ میرا مزاج کیسا ہے اور میں کون ہوں؟ جب میں نے رِشوت نہیں دی تو آخر کار انہوں نے میرا سامان اُلٹ دیا اور تقریباً 103 روپے جرمانہ بنایا۔ میرے عزیز نے سامان دیکھا تو بڑے متأثر ہوئے کہ واقعی آپ تو کوئی ایسی چیز لائے ہی نہیں جس پر آپ کو کوئی رِشوت دینی پڑے اور ان لوگوں نے جو جرمانہ لگایا ہے وہ بھی اس لئے لگایا ہے کہ وہ آپ کے پیچھے غلط پڑ گئے تھے، انہوں نے اپنی ناک رکھنے کے لیے جرمانہ بنایا ہے ورنہ قانونی طور پر یہ بھی نہیں بنتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یوں میں رِشوت دینے سے بچ گیا۔ اس وقت میں مشہور تھا اور نہ ہی لوگ مجھے جانتے تھے، اگر مشہور ہوتا تو مجھ سے رِشوت نہ مانگتے، یہاں کراچی میں مجھ سے نہیں مانگتے۔ ایک بار مدینے شریف سے رَمَضانُ المبارک کے مہینے میں بانٹنے کے لئے بہت ساری تسبیحیاں لا رہا تھا تو مجھے گھیر لیا گیا، میں نے کہا: جو بھی ان پر جرمانہ لگتا ہے وہ لگاؤ، رَمَضانُ المبارک کا مہینا ہے مجھے تاخیر ہو رہی ہے، پھر ان کا افسر آیا اور اس نے سامان دیکھا تو کہا: ٹھیک ہے لے جاؤ تو یوں مجھے چھوڑ دیا حالانکہ اس وقت سورس نہیں تھی، اب تو ایئر پورٹ پر کافی جاننے والے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں کبھی بھی رِشوت نہیں دیتا، ہاں! قانونی کاروائی کر کے مجھ سے 100 نہیں 1500 لے لو مگر رِشوت نہیں دوں گا۔ سب لوگ ایسے بن جائیں، اللہ پاک کرے گا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا اور رِشوتیں مانگنے والوں کا منہ کالا ہو گا۔

رِشوت لینے کیلئے دوسروں کو مجبور کیا جاتا ہے

سُوال: کیا جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کیے جاتے ہیں کہ لوگ بے ایمانی یا رِشوت دینے پر مجبور ہو جائیں؟

جواب: ظاہر ہے جسے رِشوت لینی ہو گی وہ ایسے حالات بنائے گا اور ڈرائے گا کہ یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا، مجھے کھلاؤ میں کام کر دوں گا ورنہ تمہارا کام نہیں ہو گا۔ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو بندہ اکیلا کرتا ہے اور بعض گناہ وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ مل کر کرتا ہے۔ بد دیانتی بندہ اکیلا بھی کرتا ہے اور بعض اوقات دوسروں کے ساتھ مل کر بھی کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مختلف مُعاملات ہوتے ہیں۔

ہر دَم رِشوت میں پڑنے سے بچنا ضَروری ہے

سُوال: جب رِشوت عام ہو جاتی ہے تو جو شخص کبھی غَلَط کام نہیں کرتا تھا بعض اوقات اس کا بھی ذہن بن جاتا ہے کہ

صحیح کام کروتب بھی رِشوت دینی پڑتی ہے۔ جب رِشوت دینی ہی ہے تو دو روپے زیادہ دے دیں گے کام تو نکل آئے گا۔ یوں وہ شخص جو پہلے بے اِیمانی نہیں کرتا تھا اور اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے بھی رِشوت نہیں دیتا تھا وہ بھی ذہن بنا لیتا ہے کہ جب رِشوت دینی ہی ہے تو تھوڑا المباہاتھ مارو۔ اِس طرح کی سوچ رکھنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر آدمی خود ہی خوش دِلی کے ساتھ اِس لئے غَلَط کام کر رہا ہے کہ میں رِشوت دے کر اپنی جان چُھڑالوں گا تو وہ سخت گناہ گار ہے۔ اگر ہر بندہ یہ سوچ کر کہ ایمان داری سے کام کرنے پر بھی رِشوت دینی پڑتی ہے لہٰذا میں گناہوں کا کام کرنا بھی شروع کر دوں تو نظام کیسے چلے گا؟ اِس بارے میں معلوم ہونے کے باوجود کہ بیمار ہو کر مَرنا پڑتا ہے کوئی بھی بیماری سے پہلے سمندر میں چھلانگ نہیں لگاتا بلکہ جب بیماری آتی ہے تو اس سے صحت یاب ہونے کے لئے اِقدام کرتا ہے۔

رِشوت دینے اور لینے والا جہنمی

سُوال: جس نے غَلَط نہیں کرنا ہوتا وہ ڈَٹ جاتا ہے کہ رِشوت نہیں دینی لیکن جسے بد قسمتی سے کرنا بھی غَلَط ہو اور پھر اسے چُھپانا بھی ہو تو ایسے کے لیے رِشوت دینے سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: عموماً لوگوں کا رِشوت سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا، بِلاضَرورت بھی رِشوت دیتے رہتے ہیں تاکہ اپنا کام نکلتا رہے۔ گویا ان کا نعرہ ہوتا ہے کہ ہم بھی تو کما رہے ہیں اس لئے کتے کے منہ میں ہڈی دو۔ یاد رکھیے! ایسے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلَاھُمَا فِی النَّارِ یعنی رِشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔[1] رِشوتوں کی وجہ سے کئی پھانسیوں پر چڑھ جاتے ہوں گے اور کئی جیلوں کے سریوں کے پیچھے ہوتے ہوں گے۔ لوگ دُشمنیوں کی وجہ سے ایک دوسرے کو پھنسا دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ یہ کر دو تو اتنے لاکھ دوں گا، ایسا بھی ہوتا ہو گا۔ جیسے کوئی قتل ہو جائے اور شور مچ جائے کہ اتنے گھنٹوں میں ہمیں قاتل چاہیے تو پھر جو مل گیا اسے پکڑ لیا حالانکہ اس نے کبھی خواب میں مچھر بھی نہیں مارا ہوتا لیکن اسے قاتل بنا دیا جاتا ہے۔

---

1 ..... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۵۵۰، حدیث: ۲۰۲۶۔

کولمبو میں دعوتِ اسلامی کی دھومیں مچانے والے

سُوال: دَورانِ مدنی مذاکرہ ایک ویڈیو کلپ دِکھایا گیا جس میں ایک بزرگ اسلامی بھائی نے گجراتی زبان میں گفتگو فرمائی، اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو کچھ اِرشاد فرمایا وہ جواباً پیش خدمت ہے:

جواب: یہ حاجی عبدُ الرزاق تھے، پہلی بار ملاقات کے لئے کراچی آنے کے بعد جب یہ واپس کولمبو گئے تھے تو انہوں نے وہاں جا کر مَاشَآءَ اللہ مدنی کاموں کی دھوم مچادی تھی۔ سب سے پہلے انہوں نے عمامہ باندھا۔ میں سب سے پہلے عمامہ باندھنے والوں میں دو کے نام لیتا تھا اور تیسرا بھول گیا تھا، ایک بار حاجی رضا نے مجھے یاد دِلایا تھا کہ وہ تیسرے اسلامی بھائی عبدُ الرزاق تھے۔ انہوں نے عمامہ باندھا اور مضبوطی سے اس پر قائم رہے اور مدنی کاموں میں ایسے مصروف ہوئے کہ مَاشَآءَ اللہ ان کے ذَریعے دعوتِ اسلامی کا لوگوں میں بڑا تعارف ہو گیا۔ اللہ پاک ان کی اور ان کی آل اَولاد کی بھی عزت و آبرو اور اِیمان کی حفاظت فرمائے۔ مَاشَآءَ اللہ یہ سب محبت کرنے والے اور اللہ پاک کی رَحمت سے مضبوطی سے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں۔ حاجی عبدُ الرزاق اور ہم کافی ساتھ رہے ہیں، میں کولمبو میں ان کے گھر بھی گیا ہوں، اب ایسا لگتا ہے کہ بے چاروں پر بزرگی آگئی ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ان کے بیٹے شکیل آج بھی کولمبو کے فیضانِ مدینہ میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مدینۂ پاک کی یادیں

سُوال: دَورانِ مدنی مذاکرہ ایک ویڈیو کلپ دِکھایا گیا جس میں ایک بزرگ اسلامی بھائی نے ایک پتھر شریف دِکھاتے ہوئے گجراتی زبان میں کچھ گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو کچھ اِرشاد فرمایا وہ جواباً پیش خدمت ہے:

جواب: یہ حاجی زَکریا ہیں اور ہمارے دعوتِ اسلامی کے شروع کے ساتھی ہیں۔ پہلے میں چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ کراچی کے مختلف علاقوں میں جاتا تھا اور دو تین بیانات ہوتے تھے اور جب ہماری واپسی ہوتی تھی تو ہم ان کے گھر جا کر کھانا کھاتے تھے، حاجی زَکریا ہماری یادگار شخصیت اور مجھ سے عمر میں بڑے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شروع کی بات ہے کہ

ایک بار مدینے شریف سے میں نے بہت سارے بڑے بڑے پتھر اُٹھائے تھے۔ جنہیں دیکھ کر وہاں کام کرنے والے ایک اسلامی بھائی نے حیرت کرتے ہوئے کچھ یوں کہا کہ "میں نے کبھی آپ جیسا آدمی نہیں دیکھا کہ تم نے یہ نہیں لیا وہ نہیں لیا، شاپنگ نہیں کی اور خالی پتھروں کا اتنا وزن اپنے ساتھ لے کر پاکستان جارہے ہو۔" بہر حال میں نے پتھر، خاکِ مدینہ، خاکِ شفا اور نہ جانے کیا کیا وہاں سے اُٹھایا اور اپنے ساتھ لے آیا۔ اس وقت یہ ذہن نہیں تھا کہ ان چیزوں کو مدینے شریف سے جُدا نہیں کرنا چاہیے، اِس لئے جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بہر حال مجھے لگتا ہے کہ حاجی زکریا نے جو پتھر دِکھایا ہے وہ انہیں پتھروں میں سے ہو گا۔

اس وقت اس طرح کی سختیاں نہیں تھیں، ورنہ پتھر لے جانے پر میرے لئے مسئلہ کرتے کہ تم یہ کیا لے کر جا رہے ہو؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ پتھر میرے ساتھ آگئے۔ اب اتنے بڑے پتھر واپس جا نہیں سکتے۔ اب دہشت گردیاں بڑھ گئی ہیں۔ اُس وقت تو پتا بھی نہیں تھا کہ بندے پھٹتے ہیں اور نہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہوائی جہاز اِغوا ہوتے تھے۔ اِس لئے اتنی سختیاں نہیں تھیں، اب تو قدم قدم پر سختیاں ہیں، اب اگر کوئی یہ پتھر مدینے رکھنے کے لئے لے جائے گا اور اس کا وہیں رکھنا مناسب بھی ہے تو ہو سکتا ہے کہ کسٹم والے پریشانی سے دوچار کریں کہ تم یہ کیا لے جارہے ہو؟

مدینۂ پاک میں ننگے پاؤں رہنے کی دَلیل

سُوال: ایک بار ہم بغداد شریف سے پتھر لا رہے تھے تو جدہ ائیر پورٹ پر ہم سے ان کے بارے پوچھا گیا: مَا ھٰذَا یہ کیا ہے؟ تو ہمارے اسلامی بھائیوں نے کہا تھا: ھٰذَا تَبَرُّک یہ تبرک ہے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: پاکستانی عاشقانِ رَسُول کو متبرک مقام کے پتھر کی عظمت و شان کے بارے میں تو سمجھا سکتے ہیں لیکن وہاں کے لوگوں کو نہیں سمجھا سکتے۔ بغداد شریف میں بھی اتنا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہاں بھی ہر ایک ایسا نہیں ہوتا جو ان چیزوں کو نہ سمجھتا ہو لیکن پتھر لانے میں رِسک ہے۔ اگر کوئی مَعَاذَ اللہ انہیں اُٹھا کر بے اَدبی یا کچھ کر دے تو پھر اپنے کو زندگی بھر پریشانی اور افسوس رہے گا۔ ایک بار جدہ شریف میں دو عربوں نے ہمیں ننگے پاؤں دیکھ کر گھیرا تھا مگر وہ اچھے لوگ تھے، ان کا لہجہ نرم تھا اور وہ سمجھنا چاہتے تھے کہ ہم لوگ ننگے پاؤں کیوں ہیں؟ میں نے انہیں کہا کہ جب حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ

عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ طور پر گئے تو اس وقت اللہ پاک نے فرمایا: ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”تو اپنے جوتے اُتار ڈال، بے شک تو پاک جنگل طوٰی میں ہے۔“ اس آیت میں کوہِ طور کی وادی کا تذکرہ ہے، جب وہاں کی وادی کے لیے یہ اَدب ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نعلِ پاک اُتارنے کا حکم دیا تو مدینہ تو پھر مدینہ ہے، سرزمین عرب ہے۔ یہاں جوتے اُتارنے میں کیا حرج ہے؟ ان کا ذہن اچھا لگ رہا تھا، میری یہ دَلیل ان کی سمجھ میں آگئی، اس لئے انہوں نے پوری گفتگو میں میرے ساتھ نرمی کی۔

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اَکْبَر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو! — کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

کیمرہ اِنسان کے اِخلاص کو نچوڑ دیتا ہے

سُوال: 1988ء کی بات ہے کہ عید گاہ مسجد (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت بارھویں شریف کی مرکزی محفل ہوئی تھی جس میں غالباً پہلی بار یہ کلام پڑھا گیا تھا ”مولود کی گھڑی ہے، چلو آمنہ کے گھر پر“ اور کم و بیش صبح ساڑھے دس بجے تک محفل اپنے عروج پر تھی، اس محفل میں آپ کو اور دِیگر اسلامی بھائیوں کو ایک وَجد کی حالت میں دیکھا گیا تھا، اس محفل میں ایک اسلامی بھائی کو حالتِ بیداری میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت بھی ہوئی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس کلام کو پڑھنے کا آئیڈیا کس نے دیا تھا جو کہ اب تک جاری ہے اور بارھویں شریف کی محفل اس کلام کے بغیر مکمل ہی نہیں لگتی؟ (ندیم عطاری، UK)

جواب: شاید یہ اس محفل کا تذکرہ ہے جس میں صبحِ صادق کے وقت شاید ”مولود کی گھڑی“ کلام میں ”مرحبا یا مصطفٰے“ کے نعرے بلند ہوئے تھے۔ دو اسلامی بھائیوں نے مجھے بیان دیا، ایک نے کہا کہ ”اس دَوران میں نے محسوس کیا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور میں نے سینۂ اقدس پر اپنا سر رکھ دیا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] ....پ۱۶، طٰہٰ: ۱۲۔

کا سینۂ اقدس ٹھنڈا ٹھنڈا تھا جس کی مجھے بڑی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔" دوسرے نے کچھ اِس طرح بیان دیا: "میں نے دیکھا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور میں قدمینِ شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا۔" اس محفل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ بڑا جوش و خروش تھا۔

"مولود کی گھڑی ہے چلو آمنہ کے گھر پر" یہ پُرانا کلام ہے، جس طرح دِیگر بہت ساری نعتیں پڑھی جاتی ہیں اسی طرح یہ کلام بھی اس وقت پڑھا جاتا تھا یا ہو سکتا ہے کہ پہلی بار ہی یہ کلام پڑھا گیا ہو اب مجھے یاد نہیں۔ بہر حال ان دِنوں بڑی کیفیات ہوا کرتی تھی۔ اس وقت نہ مووی کا مسئلہ تھا اور نہ مدنی چینل کا۔ کیمرہ وغیرہ یہ چیزیں آدمی کے اِخلاص کو نچوڑ نچوڑ کر ٹپکا دیتی ہیں۔ پہلے یہ نہیں ہوتا تھا کہ عمامہ اِس طرف سے سیٹ کرو، اُس طرف سے سیٹ کرو، دَرمیان سے سیٹ کرو۔ عمامے کا پیچ کھلا ہوتا تھا، چادر لٹکی ہوئی ہوتی تھی، ہاتھ، پاؤں اِدھر اُدھر اُٹھ رہے ہوتے تھے مگر ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشی میں جھوم رہے ہوتے تھے۔ اب تو کیمرے کے سامنے تکلفات کرنے پڑتے ہیں۔ پہلے اندھیرا کر دیتے تھے کہ جس کو رونا ہے وہ روئے، جس کو تڑپنا ہے وہ تڑپے۔ ہم نے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اندھیرا کر کے ذِکر کرتے تھے، اس لئے ہم بھی اندھیرے میں ذِکر کرتے تھے۔ پھر ہم نے نعت خوانی بھی اندھیرے میں کرنا شروع کی، اس کا اپنا لطف ہوتا تھا کہ جس کو رونا ہے وہ شرم کے مارے تکلفات میں نہ پڑے۔ جسے رونا نہیں آتا وہ رونے جیسا منہ بنائے گا تو روشنی میں اسے شرم آئے گی لیکن اندھیرے میں پَردہ رہتا ہے۔ البتہ ہر جگہ اندھیرا نہیں کرتے تھے، بارھویں شریف میں اُجالا رکھتے تھے۔

نکاح کی دعوت میں وَلیمہ نہیں ہو گا

سُوال: عام طور پر جو لوگ نکاح میں آتے ہیں وہی وَلیمے میں آتے ہیں اس لئے لڑکے اور لڑکی والے مل کر نکاح کے دِن ایک کھانا کر لیتے ہیں۔ لڑکی والے کہتے ہیں کہ یہ نکاح کا کھانا ہے اور لڑکے والے کہتے ہیں کہ یہ ہماری طرف سے وَلیمے کا کھانا ہے۔ میرے خیال سے اسے دعوت کا نام تو دیا جا سکتا ہے مگر ولیمے کا نام نہیں دیا جائے گا، آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: شادی کے موقع پر جو دعوتیں ہو رہی ہوتی ہیں یہ سب ضَروری نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: شادی میں دو دعوتیں ہیں تیسری نمائش ہے۔[1] البتہ نکاح سے پہلے یا نکاح کے دِن جو دعوت کرتے ہیں یہ جائز ہے اگر ناجائز ہونے کی کوئی اور وجہ شامل نہ ہو کیونکہ بعض اوقات بے پردگی، مَردوں اور عورتوں کے اِختلاط جیسی وُجوہات شامل ہو جاتی ہیں۔ نکاح کے دِن لڑکے اور لڑکی والے مل کر جو شادی اور وَلیمے کا کھانا کرتے ہیں یہ وَلیمہ نہیں کہلائے گا۔

کیا نکاح سے پہلے وَلیمہ کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا نکاح سے پہلے وَلیمہ کر سکتے ہیں؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: نکاح کے بعد بھی نہیں بلکہ وَلیمہ پہلی رات گزارنے کے بعد ہوتا ہے۔[2]

بے جا ڈیمانڈ قرض پر مجبور کر دیتی ہے

سُوال: نوکری والے چند نوجوانوں سے میری بات ہوئی تھی جو شادی کی وجہ سے پریشان تھے کہ ہماری تنخواہ کم ہے، شادی پر ماں بولے گی کہ مجھے اتنے جوڑے بنادے، بہنیں کہیں گی کہ ہمارے لئے اتنے جوڑے بنادے، بھائی بولے گا بھابھی کے لیے یہ دے دو، اس کے علاوہ دِیگر عزیزوں کو بھی دینا ہوتا ہے۔ نیز امی بولے گی ولیمے کی بڑی دعوت ہونی چاہیے۔ ان سب چیزوں کے لیے لاکھوں روپے کہاں سے لائیں؟ کئی نوجوان گھر والوں کی بے جا ڈیمانڈ پر قرض لے کر اِنتظام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہوں گے۔ اِس طرح کی فرمائشیں پوری کرنے کے لئے کئی نوجوانوں کی عمر گزر جاتی ہو گی۔

---

1 ..... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: پہلے دِن کا کھانا حق ہے، دوسرے دِن کا سنّت ہے اور تیسرے دِن کا کھانا نام و نمود ہے؛ جو سنانا چاہے گا اللہ پاک اسے سنا دے گا۔ (ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولیمۃ، ۲/۳۴۹، حدیث: ۱۰۹۹) حکیمُ الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حدیثِ پاک کے اِس حصے "پہلے دِن کا کھانا حق ہے، دوسرے دِن کا سنّت ہے" کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ کے کئی معنیٰ ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ پہلے دِن سے مُراد شادی و بَرات کا دِن ہے اور حق سے مُراد مستحق ہے، یعنی بَرات والے دِن کا کھانا مہمانوں کا حق ہے جو شرکتِ بارات کے لیے آئے ہیں اور دوسرے دِن یعنی زفاف کے بعد وَلیمہ کا کھانا سنّت ہے مؤکدہ یا مستحبہ، اِس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے۔ فقیر کے نزدیک یہی پہلے معنیٰ زیادہ قوی ہیں۔ حدیثِ پاک کے اِس حصے "تیسرے دِن کا کھانا نام و نمود ہے" کے تحت فرماتے ہیں: مسلسل تین دِن تک کھانا دینا محض نام و نمود ہے ثواب نہیں یا زفاف کے تیسرے دِن کھانا دینا سنّت نہیں صرف نام و نمود ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۷۹)

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۲۵۶۔

اگر گھر والے فرمائشیں کرنا چھوڑ دیں اور کہہ دیں کہ ہمیں کچھ دینے کی کوئی ضَرورت نہیں ہے بس تم اپنی شادی کے وَلیمے کے لئے دس پچاس لوگ بلالو تو اس طرح لاکھوں نوجوان خود اپنی شادی کے اخراجات اریج کر کے شادی کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس طرح کرنے سے ایک دَروازہ تو بند ہو جائے گا حالانکہ بے جا اخراجات کے اور بھی بہت سارے دَروازے ہیں جنہیں بند کرنے کی ضَرورت ہے۔ سب کو سمجھنا چاہیے کہ یہ غَلَط طریقے ہیں مگر کیا کیا جائے لوگ سمجھتے نہیں۔ یاد رَکھیے! وَلیمے کے لئے ہال بک کروانا، لاکھوں روپے کا کھانا پکوانا اور پچیس ڈشیں بنوانا ضَروری نہیں۔ اگر دو تین دوست وَلیمے کی نیت سے کھالیتے ہیں تو بھی وَلیمے کی سنّت ادا ہو جائے گی۔ اب تو حج میں بھی فرمائشیں ہوتی ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا تھا کہ میں کیا کروں، حج پر کیسے جاؤں؟ اگر حج پر جاؤں گا تو فلاں کو یہ چیز دینی ہو گی اور فلاں کو وہ دینا ہو گا۔ اس طرح حج سے زیادہ خرچہ تو انہیں سامان دینے پر ہو جائے گا۔ حج کے موقع پر بھی خاندان والوں کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ فلاں فلاں چیزیں لا کر دینی ہوں گی۔

بے جا رُسومات ختم کرنے کی تحریکیں فیل ہونے کا سبب

سُوال: ہم نے شادی کی بے جا رُسومات پر کتنی باتیں اور کتنے سوال جواب کئے ہیں مگر کہیں سے کوئی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے محسوس نہیں ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ ان پر عمل نہیں ہوا ہو گا۔ اگر بِرادریوں کی طرف سے کوئی باضابطہ تحریک چل پڑے تو شاید کوئی فرق محسوس ہو، آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: بِرادریوں کی طرف سے تحریکیں چلتی ہیں لیکن یہ اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں جب بِرادری کے بڑے کے یہاں شادی ہوتی ہے تو پھر اس کے یہاں اپنے بنائے ہوئے قوانین ٹوٹتے ہیں تو ساری بِرادری متنفر ہو جاتی ہے کہ جب قانون بنانے والے خود ان پر عمل نہیں کرتے تو پھر ہم کیوں کریں؟ یوں تحریکیں فیل ہو جاتی ہیں۔

Penalty (یعنی مالی جُرمانہ) ناجائز ہے

سُوال: بعض اوقات Penalty (یعنی تاوان) کی وجہ سے قانون فیل ہو جاتا ہے کیونکہ جُرمانہ دس، پندرہ ہزار روپے رکھا ہوتا

ہے، اس لئے بندہ سوچتا ہے کہ جب اپنے بچے کی شادی پر پندرہ لاکھ روپے خرچ کر دیئے ہیں تو چلو یہ دس، پندرہ ہزار روپے بھی دے دیتے ہیں، پھر بندہ بولتا ہے کہ ہم نے قانونی طور پر پیسے بھر کر یہ کیا ہے۔ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ Penalty (یعنی مالی جرمانہ) ناجائز ہے۔[1] اور کمیونٹی والے اس کے علاوہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ ان میں یہ کہنے کی ہمت تو ہوتی نہیں اور نہ ان کے لئے یہ کرنا ممکن ہے کہ "اگر تم نے شادی میں کچھ فضول خرچی کی تو دولہے کو شادی ہال میں سب کے سامنے مُرغا بنائیں گے۔" یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے مالی جرمانوں کی وجہ سے بھی بے جا رُسومات کی روک تھام میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

مشکلات میں صبر کی عادت کیسے بنائی جائے؟

سُوال: بے جا بولنے کی عادت کی وجہ سے دُکھ دَرد اور بیماریوں کے وقت بے صبری کے اَلفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ صبر کی عادت کیسے بنائی جائے؟ (محمد شہزاد عطاری)

جواب: صبرِ جمیل کے متعلق میں نے پڑھا تھا کہ زبان بند ہو، تعجب سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں، اپنی پریشانی پر کچھ نہ بولے اور اس کا اِظہار چہرے اور اَنداز سے بھی نہ کرے۔[2] پریشانی کا اِظہار بعض اوقات اَعضا سے ہو جاتا ہے جیسے آہیں بھرنا! پھر اس میں بناوٹ بھی ہوتی ہے۔ اگر بے اِختیار آواز نکل گئی یا اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے وقت بے اختیار جو بھی اَنداز اَعضا کا ہو گیا تو اس میں حرج نہیں اور اگر لوگوں پر Impression (یعنی تاثر) ڈالنا چاہتا ہے کہ بے چارے کو تکلیف ہے تاکہ کوئی ہمدردی کرے تو ظاہر ہے کہ یہ صبر نہیں بلکہ نمائش ہے اور خدا جانے اس کا کیا انجام ہو گا۔ بعض اوقات لوگ بیماری کا ڈھونگ کرتے ہیں اس لئے حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جھوٹے بیمار نہ بنو کہ واقعی بیمار ہو جاؤ گے۔[3] اِس

---

1 ..... بحر الرائق، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ۵/۶۸۔

2 ..... صبرِ جمیل یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے (یعنی اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو)۔ البتہ! دِل کا غمزدہ ہونا اور آنکھوں کا آنسو بہانا اسے صابرین کی فہرست سے خارج نہیں کرے گا کیونکہ یہ مُعاملہ تو ہر انسان کے ساتھ ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الشطر الاول فی الصبر... الخ، ۴/۹۱۔ احیاء العلوم، ۴/۲۲۱)

3 ..... فردوس الاخبار، باب اللام والالف، ۲/۴۲۱، حدیث: ۷۶۲۴۔

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کی شرح میں ہے: یعنی جو شخص بیمار نہ ہونے کے باوجود اپنا بیمار ہونا ظاہر کرے اور خود کو مریض کہے تو وہ واقعی مرض میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت میں اس کی پکڑ ہو گی۔[1] بہرحال کوئی دُکھ دَرد اور پریشانی آجائے تو صبر کریں، خاموش رہیں اور صبر کے فضائل پر نظر رکھیں۔[2] اس سے اِنْ شَآءَ اللہ بے صبری سے بچنے پر مدد حاصل ہو گی۔ شاذ و نادر ہی کوئی ہو گا جو بغیر ضَرورت کے اپنی بیماری کا اِظہار کرنے سے بچتا ہو گا۔ اگر ضرورتاً کسی کو دُعا کے لیے کہنا ہے کہ مجھے یہ تکلیف ہے، آپ دُعا کر دیں تو اس میں حرج نہیں ہے، البتہ اپنی نیت پر غور کر لیا جائے کہ کہیں دُعا کی آڑ میں ہمدردی تو نہیں چاہیے۔ یاد رکھیے! اَعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

اِسی طرح اگر علاج کے مقصد سے کسی ڈاکٹر یا طبیب کو بتایا کہ میری یہ بیماری ہے یا تعویذ وغیرہ لینے کے لئے کسی عامل کو بتایا یا کسی دوسرے کو کسی سبب کی وجہ سے بتایا اور اتنا ہی بتایا جتنی ضَرورت ہے تو اسے بے صبری نہیں کہیں گے۔ ہمارے یہاں جو لوگوں کی حالت ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بس اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں کسی نے کہا: فلاں کو بے حد بخار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: فلاں کو بے حد بخار ہے، جس کی کوئی حَد ہی نہیں، سِرا ہی نہیں، تم لوگ بخار کو کوستے (بددُعائیں دیتے) ہو، حالانکہ بے حد بخار ہو نہیں سکتا اس کی کوئی نہ کوئی حَد ہوتی ہے۔[3] ہمارے ہاں معمولی بخار کو شدید بخار اور معمولی سر دَرد کو شدید دَرد کہا جاتا ہے حالانکہ شدید بخار اور شدید دَرد نہیں ہوتا۔ بولتے وقت بعض اوقات جھوٹا مُبالغہ ہو جاتا ہے۔

---

1 ..... تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۱، ۳/ ۲۱۹۔

2 ..... رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو اس کے جسم، مال یا اَولاد کے ذَریعے آزمائش میں مبتلا کروں اور وہ صبرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِستقبال کرے تو قیامت کے دِن مجھے حیا آئے گی کہ میں اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔ (نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائۃ، ۴/ ۲۷۷، حدیث: ۹۶۲) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان کا اللہ پاک کی بارگاہ میں ایک مرتبہ لکھا ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے عمل کے ذَریعے اس مرتبے تک نہیں پہنچ پاتا تو اسے جسمانی آزمائش میں مبتلا کر دیا جاتا ہے یوں وہ اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔

(ابو داود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، ۳/ ۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰)

3 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۵ ماخوذاً۔

صبر کی عادت اپنانے اور خود کو بے صبری سے بچانے کے لیے تصوف کی کتب کا بغور مُطالعہ کیا جائے۔ بے توجہی سے مُطالعہ کرنے سے فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ تصوف پر لکھی گئی کتابوں میں حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب مثلاً اِحیاءُ العلوم اور منہاجُ العابدین[1] سب سے زیادہ نمایاں اور مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جس اَنداز میں اپنی کتابوں میں تصوف کو بیان کیا ہے اسے پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ اپنے آپ کو دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو؟ اِس لئے بندے کو چاہیے کہ تصوف کی کتب کو غور سے پڑھے اور پڑھتے وقت تھوڑا ٹھہر کر سوچ و بچار کرے اس سے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔ میں نے بعض تصوف کی کتابیں پڑھنے والے ایسے بھی دیکھے ہیں جن کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، بس اپنے اپنے نصیب کی بات ہے، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بیماری کی جھوٹی دَرخواست دینا گناہ ہے

سُوال: بعض والدین بچوں کی اسکول سے چھٹی ہو جانے پر انہیں مار پڑنے اور نمبر کٹنے سے بچانے کے لئے جھوٹی اپیلی کیشن لکھ کر بھیج دیتے ہیں اور جان پہچان والوں سے جھوٹے سرٹیفکیٹ بھی بنوا لیتے ہیں۔ اِسی طرح دَفاتر میں ہوتا ہے کہ اگر ملازم کو چھٹی لینا ہو تو وہ بیماری کی جھوٹی اپیلی کیشن بھیج دیتا ہے۔ کیا اس طرح جھوٹی دَرخواستیں دینے والوں کو بھی اس حدیثِ پاک ”جھوٹے بیمار نہ بنو کہ واقعی بیمار ہو جاؤ گے“ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے؟

جواب: جو والدین اور ملازم اِس طرح کر رہے ہیں وہ جھوٹ بول کر گناہ گار اور عذابِ نار کے حق دار بن رہے ہیں۔ جو والدین یہ کہہ رہے ہیں کہ ”بچے بیمار تھے“ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ بچے بیمار نہیں تھے بلکہ مہمان بن کر حلوہ کھانے گئے تھے۔ یوں ہی بیماری کی جھوٹی دَرخواست دے کر چھٹی کرنے والا ملازم بھی سیر وغیرہ کرنے گیا ہو گا۔ یاد رکھیے! بیمار ہونا بُرا نہیں ہے بلکہ بیماری تو رَحمت ہے، البتہ جھوٹ بولنے میں آخرت کا عذاب ہے۔ نیز یہ گناہ کا مرض جسمانی مرض سے

---

1 ..... دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے ”اسلامک ریسرچ سینٹر“ کے مَدَنی عُلَمانے ان دونوں کتابوں ”احیاء العلوم اور منہاج العابدین“ کا ترجمہ کیا ہے اور یہ ترجمہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

زیادہ تباہ کن ہے لہٰذا ایسے والدین اور ملازمین پر توبہ فرض ہے۔ جو ملازم جھوٹ بول کر چھٹی کر رہا ہے اس کی تنخواہ تو بیماری میں چھٹی کرنے پر بھی کٹتی ہو گی۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) پرائیویٹ کمپنیوں میں معاملہ الگ ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں وقف کے مسائل ہیں۔ اللہ پاک ہمارے مفتیانِ کرام کو سلامت رکھے ان کی راہ نمائی میں ہم نے ایک اجارہ فارم بنایا ہوا ہے جس میں اوٹی، کٹوتی اور لیٹ منٹ وغیرہ کا انتظام بنا ہوا ہے۔ ہمارے ہاں اَجیروں کا ایسا نظام ہے کہ اگر کوئی بہت بڑی انڈرسٹری اور فیکٹری والا بھی اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا کہ واقعی دعوتِ اسلامی کے شعبۂ جات میں اجیروں کا ایک مثالی نظام ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں جو بھی اجیروں کا نظام ہے وہ شرعی قانون کے مُطابق ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا یہ نظام بہت سارے اجیروں اور اِداروں کی بچت کا ذَریعہ ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) بیمار ہونے سے بھی بچے گا اور معمولی بیماری میں بھی کٹوتی سے بچنے کے لئے نوکری پر آئے گا۔ یادرکھیے! شرعی قوانین پر عمل کرنے میں بَرَکت ہے۔

شیخ فانی ہونے کا فیصلہ کون کرے گا؟

سُوال: کیا بوڑھا شخص خود ہی اپنے بارے میں فیصلہ کرے گا کہ میں شیخِ فانی بن گیا ہوں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: ظاہر ہے بوڑھا خود ہی فیصلہ کرے گا کہ وہ شیخ فانی بن گیا ہے یا نہیں، اگر غلط فیصلہ کرے گا تو اللہ پاک تو جانتا ہے کہ اس کا فیصلہ صحیح ہے یا غَلَط۔ شیخِ فانی کا فیصلہ کرنے میں ڈاکٹر کا دَخل معلوم نہیں ہوتا۔ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ سائنسدان جتنا چاہیں بُڑھاپے پر ریسرچ کر لیں جب تک یہ خود بوڑھے نہیں ہوں گے تب تک انہیں پتا نہیں چلے گا کہ بُڑھاپے میں کیا ہوتا ہے؟ اگرچہ اس بات میں مُبالغہ ہی صحیح مگر یہ حقیقت ہے کہ جب ہم بوڑھے شخص کو دیکھتے تھے تو سوچتے تھے کہ یہ چلتے وقت اِس طرح کیوں کرتا ہے؟ مگر اب خود بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہے تو پتا چلا ہے کہ وہ اس طرح کیوں کرتے تھے؟ خبر، مُشاہدے کی طرح نہیں ہوتی، کیونکہ آنکھوں سے دیکھنے کی اَہمیت زیادہ ہے۔ جس طرح بہت سے لوگ غریبوں پر ہمدردیاں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب خود ان پر غُربت ڈیرہ ڈالتی ہے تو انہیں پتا چلتا ہے کہ کتنے بیس سو ہوتے ہیں۔

جوانی میں پرہیز کریں تاکہ بڑھاپے میں صحت مند رہیں

سُوال: بُڑھاپا آنے سے پہلے ایسا کیا کریں کہ بُڑھاپے میں کم سے کم تکالیف کا سامنا کرنا پڑے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: ”ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے“ جوانی میں 20، 22 سال تک دودھ پینا زیادہ مفید ہوتا ہے کہ اس میں کیلشیم ہوتا ہے جس سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ جن لوگوں کے جوڑوں اور ہڈیوں میں دَرد ہوتا ہے ہو سکتا ہے وہ بچپن میں دودھ نہ پیتے ہوں۔ میں بچپن میں ایک روپے کا بھینس کا خالص دودھ لاتا تھا، ہو سکتا ہے اس میں تھوڑا بہت پانی بھی ملاتے ہوں مگر بھینس سے سامنے دودھ دوہتے تھے اور دودھ پر جھاگ بنتی تھی، دودھ بیچنے والے جھاگ ہٹا کر دودھ ناپتے پھر جھاگ مفت ڈال دیتے تھے، حالانکہ جھاگ میں وزن نہیں ہوتا بس اس سے خریدار پر ایک نفسیاتی اثر ہوتا تھا۔ اس دودھ پر ملائی کی ایسی تہ جمتی تھی کہ ابھی اسے یاد کریں تو منہ میں پانی آجائے۔ اب تو دودھ بھی 110 روپے کلو ملتا ہے جبکہ پہلے بھینس کا خالص دودھ ایک روپے کلو ملتا تھا۔ ہمارے دور میں بھینسوں کے باڑے شہر میں ہوتے تھے مگر جب آبادی بڑھی تو لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے بھینسوں کے باڑے بھینس کالونی منتقل کر دیئے گئے، یہ صحیح کیا ہے، اس وقت اتنی خیانت نہیں تھی مگر فی زمانہ خیانت بہت بڑھ گئی ہے۔ بہر حال جوانی میں دودھ پئیں، میدے، چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں سے پرہیز کریں، اِنْ شَآءَ اللہ بڑھاپے میں صحت مند رہیں گے۔

دودھ پینے کی ترغیب

سُوال: آپ کے بچپن میں تو غربت کا دور تھا اس لئے دودھ نہیں پی سکتے تھے مگر فی زمانہ بعض ماں باپ کو اللہ پاک نے نوازا ہوتا ہے اور وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانا چاہتے ہیں مگر بچے دودھ پینے سے بھاگتے ہیں، مدنی مذاکرہ اس وقت دُنیا کے مختلف ممالک میں سنا جارہا ہے، آپ بچوں کو دودھ پینے کی ترغیب اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: میرے مدنی بیٹو اور مدنی بیٹیو! والدین کی اِجازت سے خالص دودھ پیا کریں، اس میں بہت طاقت ہے اور یہ بہت مفید ہے، اگر اللہ پاک نے چاہا تو آپ بڑے ہوں گے اور اس وقت دودھ پینے کے فوائد دیکھ کر اگر آپ کو یاد رہا تو مجھے دُعائیں دیں گے۔ ہمارے ہاں ایک تو غربت تھی اور دوسرا یہ کہ مجھے دودھ بھاتا بھی نہیں تھا اس لیے میں دودھ نہیں پیتا

تھا۔ ہماری مالی پوزیشن یہ تھی کہ گھر کے پانچ افراد کے لئے ایک انڈا تلا جاتا تھا اور اس میں سے بھی آدھا انڈا بڑے بھائی کو ملتا تھا کیونکہ وہ کما کر لاتا تھا، اس کے بعد باقی آدھے انڈے کے چار حصے ہوتے اور اس میں سے ایک حصہ مجھے ملتا۔ بہر حال وہ دِن بھی گزر گئے۔ آج تو بچے دو دو انڈے کھا کر ڈکار بھی نہیں لیتے ہوں گے۔

دودھ پینے کی نیت کا اِظہار

سُوال: ہم نے آپ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے روزانہ دودھ پینے کی نیت کر لی ہے۔ نیز کیا ملک شیک اِستعمال کرنا بھی دودھ کی طرح مفید ہو گا؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ! بچوں نے دودھ پینے کی نیت کی ہے، ملک شیک بنانے کے لئے دودھ میں پھل مکس ہوتے ہیں، پھر جیسا پھل ہوتا ہو گا اس کے اثرات بھی ویسے ہی ہوتے ہوں گے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) مشین میں دودھ، مختلف پھل اور چینی ڈال کر ملک شیک بنایا جاتا ہے، ملک شیک بناتے وقت پھلوں کی مٹھاس کے باوجود چینی بھی مکس کرتے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) آم کے جوس کی جو بوتلیں آتی ہیں ان میں بھی چینی ڈالی جاتی ہے، فی زمانہ چینی کے بغیر گزارا ہی نہیں ہے کیونکہ شوگر کی دوائیں اور انسولین وغیرہ بھی تو بچنی ہے۔

رِزق ضائع کرنے سے بَرَکت ختم ہو سکتی ہے

سُوال: آپ نے فرمایا کہ ایک انڈا گھر کے پانچ افراد کو کفایت کرتا تھا مگر آج پانچ انڈے تلے جاتے ہیں مگر پورے نہیں ہوتے۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ رِزق ضائع کرنے سے بَرَکت ختم ہو گئی ہے؟

جواب: یہ بھی ہو سکتا ہے، آج کل رِزق بہت زیادہ ضائع ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ رِزق کو ضائع کرنے سے برکت اُڑے گی۔ افسوس! لوگ کھانے کے بعد بچا کھچا پھینک کر رِزق ضائع کر دیتے ہیں۔

صبر کے ذَریعے اَجر کا حق دار بننا چاہیے

سُوال: مدنی مذاکرے کے دَوران صبر کے حوالے سے دو بچوں اسد اور سعد کا مکالمہ دِکھایا گیا، اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کچھ اِرشاد فرمایا وہ جواباً پیشِ خدمت ہے:

جواب: مَاشَآءَ اللہ! اسد اور سعد اللہ پاک آپ دونوں کو عالمِ باعمل اور صابر و شاکر بنائے نیز آپ کے صدقے مجھے بھی صابر اور شاکر بنائے۔ اسد صحیح کہہ رہے ہیں کہ صبر کرنا چاہیے یہ بات غَلَط ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والا ہی اس دور میں کامیاب ہے، لوگ یوں بھی بولتے ہیں کہ ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں، کمزور رہیں گے تو لوگ اپنے کو دَبا دیں گے۔ اس طرح کہنے والے لوگ غلطی پر ہیں۔ بندے کو اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور جو ثواب کی اُمید پر صبر کرتا ہے اس کے ساتھ اللہ پاک ہوتا ہے، قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۝﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" اللہ کریم کی حمایت، رَحمت اور کرم جس کے ساتھ ہو جائے اس کا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہے۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

سارے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے صبر کیا اور میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اِمَامُ الصابرین ہیں یعنی صبر کرنے والوں کے امام ہیں۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے صبر کیا، میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاڈلے نواسے حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ کی آل نے میدانِ کربلا میں صبر کا وہ عظیم الشان مُظاہرہ کیا کہ اسے رہتی دُنیا تک لوگ یاد رکھیں گے۔ صبر ایک عظیم عمل ہے اس لیے ہم سب کو صبر کرکے اجر کا حق دار بننا چاہیے۔

گناہ کرنے سے روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے

سُوال: کیا آفس جانے کے لئے روزے میں داڑھی منڈوا سکتا ہوں؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: داڑھی منڈوانا اور ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] رَمَضانُ المبارک میں روزے کی حالت میں یہ کام کرنا تو اور زیادہ بُرا ہے، البتہ اس کا فرض روزہ ادا ہو جائے گا لیکن گناہ کرنے سے روزے کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔[3] گناہ کی ہلاکت خیزیاں بہت زیادہ ہیں اور خصوصاً رَمَضانُ المبارک اور روزے میں گناہ کرنے کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے رَمَضان میں کوئی گناہ کیا تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے

1 ..... پ۲، البقرۃ: ۱۵۳۔ 2 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۴۱۔ فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۰۵۔ 3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۵۶۔

اَعمال بَرباد فرمادے گا۔[1] لہٰذا بندہ نہ رَمَضانُ المبارک میں گناہ کرے اور نہ رَمَضانُ المبارک کے علاوہ۔ یاد رکھیے! ایسی نوکری شرعاً جائز نہیں جس میں یہ شرط ہو کہ روز داڑھی منڈوا کر آنا ہے یا داڑھی رکھنے کی اِجازت نہیں ہے لہٰذا ایسی نوکری کو چھوڑ کر دوسری نوکری اِختیار کریں۔[2] یہ شرعی مسئلہ ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ آپ کسی عالمِ دِین اور مفتی سے پوچھیں گے تو وہ بھی میری بات کی تائید کرے گا۔

پڑوسیوں کا خیال کیسے رکھیں؟

سُوال: لاک ڈاؤن کے خراب حالات میں پڑوسیوں کا خیال کیسے رکھیں؟

جواب: فون پر یا واٹس اپ کے ذَریعے طبیعت معلوم کرلیں۔ اگر آپ کہیں کہ میرے پاس پڑوسی کا نمبر نہیں ہے تو پھر آپ پڑوسی کا کیسا خیال رکھنے والے ہیں کہ اپنے پاس پڑوسی کا فون نمبر تک نہیں رکھا۔ بہر حال اس وقت بھی پڑوسیوں کی دیکھ بھال کرنا ناممکن تو نہیں ہے، ایسا لاک ڈاؤن بھی نہیں ہے کہ کسی کو دیکھتے ہی فائر کردیں گے۔ لوگ باہر آتے جاتے ہیں، مَساجد آباد ہیں، لوگ تَراویح پڑھ رہے ہیں، جمعہ کی نماز میں بھی مَساجد میں اچھی خاصی رونق ہے اور مارکیٹ بھی آباد ہیں، البتہ بعض جگہوں پر سختیاں بھی ہیں۔ جب سے لاک ڈاؤن شروع ہوا ہے میں اپنی عمارت سے باہر گیا ہی نہیں اور نہ باہر جانے کی ضَرورت پڑتی ہے، میرے حفاظتی اُمور کے مَسائل ہیں اس لیے بھی میرا باہر آنا جانا مشکل ہے۔

محنت مزدوری کی وجہ سے روزہ مُعاف نہیں ہوتا

سُوال: ابھی گندم کی کٹائی کا سیزن ہے بعض لوگ اس کام کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ کام بہت مشکل ہے اس لئے ابھی روزہ نہیں رکھ سکتے بعد میں رکھ لیں گے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا اس صورت میں روزہ چھوڑنے کی اِجازت ہو گی؟ نیز بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خود تو روزہ رکھتے ہیں مگر مزدوروں کو دِن میں کھانے پینے کے لئے دیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟ (عمر فاروق عطاری، جامعۃ المدینہ)

---

1 ..... معجم اوسط، باب الطاء، من اسمہ طاھر، ۲/۴۱۴، حدیث: ۳۶۸۸۔

2 ..... فتاویٰ بحر العلوم، ۱/۳۱۱۔

جواب: کام کی کثرت اور محنت مزدوری کی وجہ سے روزہ مُعاف نہیں ہوتا۔ جو لوگ گندم کی کٹائی وغیرہ یا دیگر محنت کے کام کر رہے ہیں ان پر روزہ رکھنا فرض ہے، اتنا کام کریں جتنا برداشت کر سکتے ہیں اور جو کام برداشت سے باہر ہے جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی نوبت آجائے گی اتنا کام مائنس کر دیں۔[1] اور جو مالک خود روزہ رکھتے ہیں مگر نوکروں کو کام کی وجہ سے روزہ نہیں رکھواتے اور انہیں کھانے پینے کے لئے بھی دیتے ہیں تو یہ گناہ پر مدد کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہو رہے ہیں۔[2]

رَمَضان میں مالکان اپنے مزدوروں کے کام میں آسانی کریں

سُوال: مزدوروں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو کہتا ہے کہ رَمَضان کے مہینے میں ہم کام نہیں کریں گے۔ اس صورت میں مالکان کیا کریں؟ (کراچی)

جواب: مالکان خود بھی روزہ رکھیں اپنے نوکروں کو بھی روزہ رکھوائیں اور ان کے کام میں آسانی کر دیں۔ نیز ان کی کٹوتی بھی نہ کریں اور ان سے اتنا ہی کام لیں جتنا وہ بے چارے کر سکیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح کرنے والے مالکان ثواب کے حق دار ہوں گے اور اس طرح کرنے سے مزدوروں کو روزے میں مدد بھی ملے گی۔[3]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مخلوق کی محبت

سُوال: سنا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِنسانوں کے علاوہ دِیگر مخلوق بھی محبت فرماتی ہے، کیا یہ دُرُست ہے؟ (تنویر عطاری، ہری پور)

جواب: جی ہاں آپ نے دُرُست سنا ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔[4] اِنسانوں کے علاوہ دِیگر مخلوق بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتی اور مانتی ہے۔

---

1 ..... بہارِ شریعت، ۱/۹۹۸، حصہ: ۵۔ 2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/۲۰۲ ماخوذاً۔

3 ..... حدیثِ پاک میں ہے: جو اِس مہینے (یعنی رَمَضان) میں اپنے غُلام پر تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شهر رمضان، ۳/۳۰۵، حدیث: ۳۶۰۸۔ ابن خزیمه، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان ان صیام الخیر، ۳/۱۹۲، حدیث: ۱۸۸۷)

4 ..... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، ص ۲۱۰، حدیث: ۱۱۶۷۔

اُحد پہاڑ جس میں بظاہر جان نہیں ہے مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بارے میں فرماتے ہیں: اُحد پہاڑ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔[1]

زیتون کا تیل حلال ہے

سُوال: کیا رَمَضانُ المبارک میں زیتون کے تیل سے پکوڑے اور سموسے بنا کر کھائے جاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! زیتون کا تیل حلال ہے اور اس سے پکوڑے اور سموسے وغیرہ تل کر کھا سکتے ہیں۔

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہئے

سُوال: اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کی سوچ کس طرح بنائی جائے؟ (محمد کامران عطاری، سیڈنی آسٹریلیا)

جواب: اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا بہت ضَروری ہے کہ نہ جانے میرا خاتمہ کیسا ہوگا۔ بندہ چاہے کتنی ہی عبادت کر لے اگر اس کا خاتمہ اِیمان پر نہ ہوا تو پھر اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اَعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔[2] اصل اِعتبار خاتمے کا ہے لہٰذا بندہ ڈرتا رہے۔ بندے نے بہت نیکیاں کی ہیں اور بظاہر کوئی گناہ نہیں کیا پھر بھی اسے ڈرتے رہنا چاہیے کہ نہ جانے میری نیکیاں قبول ہوئی ہیں یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا گناہ ہوگیا ہو جس سے میں آخرت میں پھنس جاؤں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنسان بعض اوقات زبان سے کوئی ایسا لفظ کہہ دیتا ہے کہ اللہ پاک اس سے ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے اور بعض اوقات کوئی ایسا اچھا لفظ اس کی زبان سے نکل جاتا ہے کہ اس کے لیے اللہ پاک کی رضامندی لکھ دی جاتی ہے۔[3] بہر حال آدمی ڈرتا رہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی

---

1 ..... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۸، حدیث ۸۴۵۸۔ بخاری، کتاب المغازی، باب نزول النبی... الخ، ۳/۱۵۰، حدیث: ۴۴۲۲۔

2 ..... بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث ۶۶۰۷۔

3 ..... حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات اِنسان اللہ پاک کی رضا والا ایسا کلام کرتا ہے کہ جس کو وہ خود بھی کوئی اَہمیت نہیں دیتا لیکن اللہ پاک اُس کلام کے سبب اس بندے کے حق میں قیامت تک اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے اور بعض اوقات انسان اللہ پاک کی ناراضی والا ایسا کلام کرتا ہے جس کی یہ کوئی پرواہ نہیں کرتا لیکن اللہ پاک اُس بات کی وجہ سے قیامت تک اس بندے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (شرح بخاری لابن بطال، کتاب الرقاق، باب حجبت النار بالشھوات، ۱۰/۱۹۸)

رَحمت پر بھی نظر رکھے، اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے۔

اگر جان بوجھ کر گناہ نہیں کیا پھر بھی بندہ ڈرتا رہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو نیکیاں کرنے کے باجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی رَحمت سے مالکِ جنّت ہیں، اس کے باوجود آپ کو سب سے زیادہ خوف تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوفِ خدا سے اِس طرح روتے تھے کہ سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہنڈیا پک رہی ہو۔[1] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمت کی بخشش کے غم میں کثرت سے روتے تھے۔[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا؟ رو رو کے مصطفٰی نے دریا بہا دیئے ہیں

جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعصوم ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے روتے تھے تو ہم سب کو زیادہ خوفِ خدا سے رونا چاہیے، کیونکہ ہم معصوم نہیں ہیں بلکہ ہم تو بہت گناہ گار ہیں، ہر ایک جانتا ہے کہ اس سے کیسے کیسے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں؟ اس لیے ہر بندے کو اللہ پاک سے ڈرتے اور ایک بار توبہ کرنے کے بعد بے فکر ہو کر بیٹھنے کے بجائے عمر بھر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں، جو سمجھتا ہے کہ اب میں نیک بن گیا اور نیکی کی راہ پر آگیا اسے بھی خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے انجام کے بارے میں معلوم ہونا بہت مشکل ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾[3] ترجمۂ کنزالایمان: "اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو۔" قیامت کے دِن مجرم اور غیر مجرم الگ کیے جائیں گے۔ اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم ہو گا کہ اپنی ایک ہزار اَولاد میں سے 999 مجرموں کو الگ کر دو۔[4] یہ واقعی کلیجا پھاڑ دینے والا مُعاملہ ہے کہ ایک ہزار میں ایک مجرم نہیں ہو گا باقی 999 مجرم ہوں گے۔

---

1 ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ، ۱/۳۴۲، حدیث: ۹۰۴۔ مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مطرف، ۵/۵۰۱، حدیث: ۱۶۳۲۶۔

2 مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی لامتہ وبکائہ شفقۃ علیہم، ص ۱۰۹، حدیث: ۴۹۹۔

3 پ۲۳، یٰسٓ: ۵۹۔

4 بخاری، کتاب الرقاق، باب قولہ عزوجل: ﴿اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ﴾، ۴/۲۵۴، حدیث: ۶۵۳۰۔

ذرا غور کریں! ہمارا کیا بنے گا؟ کون سا ایسا جُرم ہے جو ہم نے نہیں کیا؟ اللہ پاک سے کوئی بھی راہِ فرار اِختیار نہیں کر سکتا۔ بندے کو اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے کرم سے بخش دے گا تو ہی نجات ہو گی ورنہ جس کا حساب ہو گا وہ پھنس جائے گا۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

حافظِ قرآنِ پاک پر روزہ رکھنا فرض ہے

سُوال: اگر کوئی حافظِ قرآن روزہ رکھتا ہے تو وہ تَراویح نہیں پڑھا سکتا تو کیا وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

جواب: اَسْتَغْفِرُ اللہ! اگر کوئی حافظِ قرآن روزہ رکھ کر تَراویح نہیں پڑھا سکتا تب بھی اسے روزہ رکھنا ہو گا کہ روزہ رکھنا فرض ہے اور تَراویح پڑھانا فرض نہیں۔[1]

توبہ کی توفیق امیر اور غریب دونوں کو ملتی ہے

سُوال: کیا لوگوں کا اِس طرح کہنا دُرست ہے کہ امیر آدمی کو توبہ کی توفیق کم ملتی ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: امیر آدمی کو توبہ کی توفیق کم ملتی ہے یہ ضَروری نہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کا سو فیصد مال حلال ہے اور وہ سارے حقوقِ واجبہ بھی ادا کر رہا ہے اس کے بارے میں کیسے کہا جائے گا کہ اس کا اِیمان خطرے میں ہے۔

والدین روزے نہ رکھتے ہوں تو اَولاد کیا کرے؟

سُوال: اگر والدین روزہ نہ رکھتے ہوں تو بچے کس طرح انہیں سمجھائیں؟

جواب: بچوں کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لئے دُعا کریں اور "فیضانِ رَمضان"[2] کتاب سے روزہ رکھنے کے فضائل

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۳۳۲۔

2 ..... "فیضانِ رَمضان" یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 460 صفحات پر مشتمل اپنی کتاب ہے، اِس کتاب میں 10 عُنوانات ہیں: (1) فضائلِ رَمضان شریف (2) اَحکامِ روزہ (3) فیضانِ تَراویح (4) فیضانِ لیلۃ القدر (5) الوداعِ ماہِ رَمضان (6) فیضانِ اِعتکاف (7) فیضانِ عیدُ الفطر (8) نفل روزوں کے فضائل (9) روزہ داروں کی 12 حکایات (10) معتکفین کی 40 مدنی بہاریں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

اور نہ رکھنے کی وَعیدات پر مشتمل رِوایات کا اِس طرح دَرس دیں کہ وہ بھی سُن لیں۔ اللہ پاک چاہے گا تو انہیں روزے رکھنے کی توفیق مل جائے گی۔

عبادت گزار بیٹیاں

سُوال: میری بڑی بیٹی زینب عطاریہ کی عمر گیارہ سال اور چھوٹی بیٹی رابعہ عطاریہ کی عمر نو سال ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ دونوں رَمَضانُ المبارک میں پانچوں وقت کی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد کی نعمت سے بھی سرفراز ہو رہی ہیں۔ نیز روزانہ قرآنِ پاک کا ایک پارہ تلاوت کرنے اور پابندی سے 20 رَکعت نمازِ تراویح ادا کرنے کا بھی ان کا معمول ہے۔ آپ ان کے لئے دُعائے اِستقامت فرمادیجئے اور کچھ ایسے مدنی پھول بھی عطا فرمادیجئے جنہیں سن کر ان کی حوصلہ افزائی ہو اور رَمَضانُ المبارک کے بعد بھی ان کا نماز وغیرہ کی پابندی کا ذہن بنا رہے۔ (محمود عطاری، ڈرگ کالونی)

جواب: مَاشَآءَ اللہ! اللہ پاک برکت دے اور قبول فرمائے۔ یہ جو بھی نیک اَعمال کر رہی ہیں انہیں سارا سال جاری رکھنا چاہیے کہ وہ عمل زیادہ اچھا ہوتا ہے جو مسلسل ہو بھلے تھوڑا ہو۔[1] یہ رَمضان شریف کے روزے رکھتی ہیں تو میں سارا سال روزہ رکھنے کا نہیں کہہ رہا، البتہ ہو سکے تو پیر شریف کا روزہ رکھ لیا کریں کہ یہ سنّت بھی ہے۔ نیز اس سے رَمَضان کی بھی یاد تازہ ہوتی رہے گی۔ 20 رَکعت تَراویح بھی رَمضان کے ساتھ خاص ہیں، رَمَضان کے علاوہ فرض نمازوں کی پابندی کرتی رہیں، اس کے ساتھ ساتھ اگر روزانہ قرآنِ پاک کا ایک پارہ بھی تلاوت ہوتا رہے تو مدینہ مدینہ۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں بھی حاضری ہوتی رہے اور مدنی کام بھی کرتی رہیں۔ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ گھر میں مدنی ماحول بنتا چلا جائے گا اور اگر پہلے سے مدنی ماحول ہے تو اور مضبوط ہو جائے گا۔

باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا

سُوال: کیا باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

1 ..... مسلم، کتاب الصلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضیلۃ العمل الدائم من قیام اللیل وغیرہ، ص ۳۰۷، حدیث: ۱۸۳۰۔

جواب: جی نہیں! باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔[1]

رِیاکاری اور خود پسندی میں فرق

سُوال: رِیاکاری اور خود پسندی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رِیاکاری اور خود پسندی دونوں میں فرق ہے۔ سامنے والے کے دِل میں عزت و مقام بنانے یا مال حاصل کرنے کے لئے عبادت کا اِظہار کرنے کو رِیا کہتے ہیں۔[2] نیز کسی حاصل ہونے والی خوبی کو اپنا کمال سمجھنا اور یہ ذہن سے نکال دینا کہ یہ اللہ پاک نے عطا کی ہے اور جب چاہے گا واپس لے لے گا اس سے بھی بالکل غافل ہو جانا خود پسندی ہے۔[3]

جنتی براق

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانوں پر کس سواری پر تشریف لے گئے تھے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانوں پر براق پر تشریف لے گئے[4] اور آسمانوں کے بعد سدرۃُ المنتہیٰ پر رَف رَف کی سواری آئی۔[5] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لامکاں تک تشریف لے گئے، جہاں دائیں بائیں آگے پیچھے کچھ بھی نہیں تھا۔ دَراصل مِعراج معجزہ ہے اور معجزہ عقل کو عاجز کرنے والا ہوتا ہے۔ مِعراج کے سفر میں براق کی بھی محتاجی نہیں تھی کہ براق تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ اگر اللہ پاک چاہتا تو بغیر براق کے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جاتے۔ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بارگاہِ رسالت میں کون سے براق پر حاضر ہوتے تھے اور پھر سدرۃُ المنتہیٰ پر کون سے براق پر جاتے تھے؟ یوں سمجھیں کہ یہ براق کی سواری سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِعزاز ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس طرح اِعزاز کے ساتھ معراج ہوئی۔ جس براق کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

1 ..... ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ۳/ ۳۴۴۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الثانی... الخ، بیان ذم الریاء ومایراءی بہ، ۳/ ۳۶۵۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۸۸۱۔

3 ..... احیاء العلوم کتاب ذم الکبر، الشطر الثانی فی العجب، بیان حقیقۃ العجب والادلال وحدھما، ۳/ ۴۵۴۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۱۰۹۶۔

4 ..... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/ ۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷۔

5 ..... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۴۷۔

سواری کا شرف ملا وہ جنّتی براق تھا اور جنت کے سارے براقوں میں اس کا منتخب ہونا یہ اس کے لیے باعثِ اِعزاز تھا۔

اَبرہہ اور اس کے لشکر کا واقعہ

سُوال: سورۃُ الفیل میں جس واقعہ کا ذِکر ہے وہ بیان فرمادیجئے۔ (محمد شیر از رضا عطاری، کراچی)

جواب: سورۃُ الفیل میں ہاتھی والوں (یعنی اَبرہہ اور اس کے لشکر) کا واقعہ ہے۔ ابرہہ نے کعبے شریف کو ڈھانے کے لئے پلاننگ کی کہ اس نے خود اپنے لئے گرجا گھر بنایا لیکن لوگوں نے اسے Refuse (مسترد) کر دیا اور کوئی بھی اس کی زیارت کے لئے نہیں آیا تو اَبرہہ غصے میں آگیا کہ میں کعبے کو ڈھادوں گا تو پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ یوں وہ کعبہ شریف کو ڈھانے کے لیے مَعَاذَاللہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا۔ اللہ پاک نے اَبابیل یعنی چھوٹے پرندے بھیجے، جن کے منہ میں کنکریاں تھیں جو کنکری جس ہاتھی سوار پر گرتی وہ وہیں مَر جاتا۔ اِس طرح اَبرہہ کا سارا لشکر کھائے ہوئے بھوسے کی طرح بالکل تہس نہس ہو کر بَرباد ہو گیا اور یہ کچھ بھی نہ کر سکے۔ یوں اللہ پاک نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔[1] یہ واقعہ تفسیر صراط الجنان، نور العرفان اور خزائن العرفان وغیرہ تفاسیر کی کتابوں میں ہے، نیز یہ واقعہ بڑی تفصیل اور دِلچسپ انداز میں مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عجائبُ القران"[2] میں بھی لکھا ہوا ہے۔

❁❁❁

1 ..... تفسیر طبری، پ۳۰، الفیل، تحت الآیۃ: ۴، ۱۲/ ۶۹۵، حدیث ۳۷۹۸۹۔ عجائب القرآن، ص ۲۲۴۔

2 ..... "عجائبُ القرآن مَع غرائبُ القرآن" یہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی 430 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، اس کتاب کے دو حصے ہیں: **پہلے** حصے "عجائبُ القرآن" میں قرآنِ مجید کی مختلف سورتوں سے چُن کر 65 عجائبات اور تعجب خیز و حیرت انگیز واقعات جبکہ **دوسرے** حصے "غرائبُ القرآن" میں مزید 70 عنوانات پر مشتمل عجائبات اور تعجب خیز و حیرت انگیز واقعات کو بیان کیا گیا ہے، نیز ان عنوانات سے تعلق رکھنے والی آیاتِ مُبارکہ اور ان کا ترجمہ، تفسیر، شانِ نزول، نکات اور ان واقعات کے دامن میں جو عبرتیں اور نصیحتیں چھپی ہوئی ہیں انہیں بھی "دَرسِ ہدایت" کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے "اسلامک ریسرچ سینٹر" کے مَدَنی عُلَمانے اس کتاب کے مسودے کی تطبیق مستند نسخہ جات سے کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے حوالہ جات کی تخریج بھی کی ہے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	دودھ پینے کی ترغیب	15
ہوائی جہاز میں پہلے سفر کا تجربہ	1	دودھ پینے کی نیت کا اِظہار	16
رِشوت نہیں دوں گا	2	رِزق ضائع کرنے سے بَرَکت ختم ہو سکتی ہے	16
رِشوت لینے کیلئے دوسروں کو مجبور کیا جاتا ہے	3	صبر کے ذَریعے اَجر کا حق دار بننا چاہیے	16
ہر دَم رِشوت میں پڑنے سے بچنا ضَروری ہے	3	گناہ کرنے سے روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے	17
رِشوت دینے اور لینے والا جہنّمی	4	پڑوسیوں کا خیال کیسے رکھیں؟	18
کولمبو میں دعوتِ اسلامی کی دھومیں مچانے والے	5	محنت مزدوری کی وجہ سے روزہ مُعاف نہیں ہوتا	18
مدینۂ پاک کی یادیں	5	رَمَضان میں مالکان اپنے مزدوروں کے کام میں آسانی کریں	19
مدینے پاک میں ننگے پاؤں رہنے کی دَلیل	6	پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مخلوق کی محبت	19
کیمرہ اِنسان کے اِخلاص کو نچوڑ دیتا ہے	7	زیتون کا تیل حلال ہے	20
نکاح کی دعوت میں وَلیمہ نہیں ہو گا	8	اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہئے	20
کیا نکاح سے پہلے وَلیمہ کر سکتے ہیں؟	9	حافظِ قرآنِ پاک پر روزہ رکھنا فرض ہے	22
بے جا ڈیمانڈ قرض پر مجبور کر دیتی ہے	9	توبہ کی توفیق امیر اور غریب دونوں کو ملتی ہے	22
بے جا رُسومات ختم کرنے کی تحریکیں فیل ہونے کا سبب	10	والدین روزے نہ رکھتے ہوں تو اَولاد کیا کرے؟	22
Penalty (یعنی مالی جُرمانہ) ناجائز ہے	10	عبادت گزار بیٹیاں	23
مشکلات میں صبر کی عادت کیسے بنائی جائے؟	11	باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا	23
بیماری کی جھوٹی دَرخواست دینا گناہ ہے	13	رِیاکاری اور خود پسندی میں فرق	24
شیخ فانی ہونے کا فیصلہ کون کرے گا؟	14	جنتی براق	24
جوانی میں پرہیز کریں تاکہ بڑھاپے میں صحت مند رہیں	15	اَبرہہ اور اس کے لشکر کا واقعہ	25

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجه	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن خزیمة	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
نوادر الاصول	ابوعبدُ اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاھرۃ مصر
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبدُ اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح صحیح البخاری لابن بطال	علامہ ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک، متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۲۰ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاوٰی بحر العلوم	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی	شبیر برادرز لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث علامہ مولانا عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔



ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net